



## سوال

(184) کوثری کا ایک بڑا جھوٹ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد زاہد کوثری (متوفی ۱۳۷۱ھ) نے تاریخ بغداد للخطیب البغدادی کی ایک روایت کے بارے میں لکھا ہے: ”اور اس واقعہ کی سند میں بہت سے مشکوک راوی ہیں اور ابو محمد بن حیان جو ہے وہ ابوالشیخ ہے جس کی کتاب العظیمة اور کتاب السنۃ ہیں اور ان دونوں کتابوں میں ایسے من گھڑت واقعات ہیں جو کسی اور میں نہیں ملتے اور اس کو اس کے ہم وطن الحافظ العسال نے ضعیف کہا ہے۔“ (ابو حنیفہ کا عادلانہ دفاع، ترجمہ تانیب الخطیب ص ۵۳ تا ۵۴ تانیب الخطیب ص ۴۹)

کیا یہ سچ ہے کہ حافظ ابو احمد العسال نے ابوالشیخ الاصہبانی کو ضعیف کہا ہے؟

مہربانی فرما کر، تحقیق کر کے جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تانیب الخطیب وہ کتاب ہے جسے محمد زاہد کوثری نے خطیب بغدادی کے رد میں لکھا ہے۔ سرفراز خان صفدر دہلوی کے بیٹے عبدالقدوس قارن دہلوی نے اس کا ترجمہ ”ابو حنیفہ کا عادلانہ دفاع“ کے نام سے کیا ہے۔ تانیب الخطیب کا رد ابوالشیخ عبدالرحمن بن یحییٰ المعلمی الیمانی (متوفی ۱۳۸۶ھ) نے ”التنکیل لما ورد فی تانیب کوثری من الباطیل“ کے نام سے دو جلدوں میں لکھا ہے، جس کے جواب الجواب سے ساری کوثری پارٹی عاجز و ساکت ہے۔ والحمد للہ

سب سے پہلے عبدالقدوس قارن دہلوی کی علمی حیثیت پیش خدمت ہے:

۱: کوثری نے تانیب میں خلد بن عبداللہ القسری کے بارے میں لکھا ہے:

”والقسری ہذا ہوا الذی بن کنیستہ لامہ تتعبد فیہا و ہوا الذی یقاتل عنہ انہ ذنح البجد بن درہم یوم عید الاضحیٰ اضحیۃ عنہ والنجر علی اتشارہ وذلولہ غیر ثابت“ (ص ۶۲)

اس کا ترجمہ کرتے ہوئے عبدالقدوس نے لکھا ہے: ”اور یہ القسری وہ ہے جس نے اپنی ماں کے لیے گرجا بنایا تھا جس میں وہ عبادت کیا کرتی تھی۔ اور یہ وہی ہے جس کے بارے میں کہا گیا کہ عید الاضحیٰ کے دن البجد بن درہم نے اس کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کیا تھا۔ اور یہ واقعہ مشہور ہونے اور پھیل جانے کے باوجود ثابت نہیں ہے۔۔۔“ (ابو حنیفہ کا عادلانہ دفاع ص ۱۷۸)

عبدالقدوس کی یہ بات کہ ”عید الاضحیٰ کے دن ابجد بن درہم نے اس (خالد القسری) کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کیا تھا“ بڑی عجیب و غریب اور نایاب دریافت ہے۔ حالانکہ محولہ عبارت اور اس کا صحیح ترجمہ درج ذیل ہے:

”انہ ذبح ابجد بن درہم یوم عید الاضحیٰ اضحیۃ عنہ“

بے شک اس نے اپنی طرف سے جعد بن درہم کو عید الاضحیٰ کے دن (بطور) قربانی ذبح کیا۔ کوثری کے نزدیک مشہور اور غیر ثابت واقعہ تو یہ ہے کہ خالد القسری نے عید الاضحیٰ کے دن، اپنی طرف سے قربانی کے طور پر جعد بن درہم (ضال و مضلل اور منکر صفات باری تعالیٰ) کو ذبح کیا تھا۔

جب کہ عبدالقدوس صاحب، یہ راگ الاپ رہے ہیں: ”جعد بن درہم نے اس کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کیا تھا۔“ سبحان اللہ!

سرزمین حجاز اور کوفہ کے امیر خالد القسری کے بارے میں حافظ ذہبی (متوفی ۴۳۸ھ) نے لکھا ہے: اس نے اضحیٰ والے دن کہا: ”ضحوا تقبل اللہ منکم فانی مضح باجد بن درہم، زعم ان اللہ لم یضح ابراہیم خلیلاً“ الخ۔ (لوگو! تم قربانیاں کرو، اللہ تمہاری قربانیاں قبول کرے میں جعد بن درہم کی قربانی کرنے والا ہوں کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو تخلیل نہیں بنایا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء ۵: ۳۳۲)

یہ مشہور قصہ ثابت ہو یا نہ ہو، کوثری کی عبارت میں یہ بات ہرگز نہیں ہے کہ جعد بن درہم نے خالد کی طرف سے کوئی قربانی کی ہو۔ اگر عبدالقدوس قارن کو عربی نہیں آتی تو میرا ان الاعمال (ج ۱ ص ۳۹۹ ت ۱۲۸۲) کی طرف ہی رجوع کر لیا ہوتا، جس میں لکھا ہوا ہے: ”فقتل علی ذکب بالعراق یوم النحر“ پس وہ (جعد بن درہم) اس (غلط عقیدے کی وجہ سے) عراق میں، قربانی والے دن قتل ہو گیا۔ ایس مسکوم رجب رشید؟

تنبیہ: خالد القسری کا اپنی ماں کے لیے کینسہ (گرجا) بنا نا ثابت نہیں ہے۔

۲: عبدالقدوس قارن نے مولانا ارشاد الحق اثری کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”اور دوسری بات کرنے میں تو اثری صاحب نے بے تکی کی حد ہی کر دی جب وہ ذرا ہوش میں آئیں تو ان سے کوئی پوچھے کہ امام صاحب کے جنازہ میں صرف احناف شریک تھے؟ دیگر مذاہب (مالکی، شافعی اور حنبلی وغیرہ) کے لوگ شریک نہ تھے۔ جب وہ لوگ شریک تھے اور ان کے نزدیک قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہے اور انہوں نے اپنے مذہب کے مطابق عمل کیا تو اس پر اعتراض کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے؟“ (مجذوبانہ و اولیاء ص ۲۸۹ طبع اول جون ۱۹۹۵ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھٹہ گھر، گوجرانوالہ)

تنبیہ: قارن صاحب کی عارت میں بریکٹیں ان کی طرف سے ہی لکھی گئی ہیں۔

عرض ہے کہ ۱۵۰ ہجری میں فوت ہونے والے امام ابوحنیفہ کے جنازہ میں امام شافعی (پیدائش ۵۰ھ) اور امام احمد (پیدائش ۶۳ھ) کے مقلدین کہاں سے آگئے تھے۔ کیا عالم غیب سے ان کا ظہور ہوا تھا؟

مدرسہ نصرۃ العلوم میں کوئی آدمی بھی ایسا نہیں جو یہ کہے کہ حضرت آپ کیا لکھ رہے ہیں؟ کیا آپ ہوش میں ہیں؟

اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ ابوالشیخ الاصبہانی اہل سنت کے مشہور ثقہ و صادق اماموں میں سے ہیں۔ ان کے تفصیلی حالات کے لیے سیر اعلام النبلاء (۱۶: ۲۷۶-۲۸۰) و تذکرۃ الحفاظ (۳: ۹۳۵-۹۳۷) وغیرہما کتب کا مطالعہ کریں۔

امام ابن مردویہ نے ان کے بارے میں فرمایا: ”ثقة مامون“

ابوالقاسم السوذرجانی نے کہا: ”ہو احد عبد اللہ الصالحین، ثقة مامون“ (النبلاء ۱۶: ۲۷۸)



ان پر امام ابو احمد العسال (محمد بن احمد بن ابراہیم بن سلیمان) الاصبہانی کی جرح کسی مستند کتاب میں موجود نہیں ہے، کوثری نے امام عسال پر یہ جھوٹ بولا ہے کہ انھوں نے ابوالتیج کو ضعیف کہا ہے۔ یہ جھوٹ کوثری نے بار بار بولا ہے۔ دیکھئے تالیف (ص ۶۹، ۱۳۱) الوضیفة کا عادلانہ دفاع (ص ۱۹۲، ۳۲۲)

ذہبی عصر شیخ معلی رحمہ اللہ نے کوثری کے اس دعوے پر اعتراض کیا۔ (التنکیل ۱، ۳۱۸، ۳۱۹ ت ۱۲۹)

طلیعة التنکیل کے حاشیے پر ہے کہ مجلس شوریٰ مکہ مکرمہ کے رکن شیخ سلیمان الصنع نے اس سلسلے میں فرمایا: ”وجوابی علی ذلک انی اجتمعت بالکوثری عدة مرات فی دارہ بمصر فی ذلک الحین وساتتہ عن ذلک فلم احصل علی نتیجہ منہ ولو کان صادقاً نسبہ الی ابی احمد العسال لا وضحت لی حین سوائی لہ والذی ینظر لی ان الرجل یرتجل الکتب ویغاط الخ“

اس پر میرا جواب یہ ہے کہ میں اس وقت مصر میں کوثری کے گھر میں کئی دفعہ اس کے ساتھ ملا اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو مجھے اس سے کوئی نتیجہ (خیر جواب) حاصل نہیں ہوا۔ اگر وہ سچا ہوتا تو اس نے ابو احمد العسال کی طرف جو کچھ منسوب کیا ہے مجھے میرے سوال پر واضح طور پر دکھا دیتا۔ مجھ پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آدمی (کوثری) فی البدیہہ جھوٹ بولتا اور مغالطے دیتا ہے۔ (طلیعة التنکیل ص ۲۹)

عبدالقدوس قارن اور تمام کوثری پارٹی سے عرض ہے کہ ابوالتیج پر ابو احمد العسال کی تضحیف کا حوالہ پیش کر کے اپنے امام کوثری کو کذب و افتراء کے الزام سے بچانے کی کوشش کریں۔ ورنہ وہ اس کے جرم میں برابر کے شریک ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 424

محدث فتویٰ